Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۴ صفر ۱۳۹۳ھ ۔ ۱۰ امان ۱۳۵۲ ہش ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۷۳ء | نمبر ۵۵

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۹ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔ طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن فلو کی کیفیت ابھی چل رہی ہے۔
احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دُعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۹ امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ربوہ ۔ ۹ امان ۔ گذشتہ شب راولپنڈی سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم سیّد داؤد احمد صاحب کی بیماری میں قدرے افاقہ ہے تاہم ابھی حالت قابل فکر ہے۔
احباب درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار کی خالہ صاحبہ جو پشاور ہسپتال میں داخل تھیں۔ اب ہسپتال سے گھر آگئی ہیں لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ نیز میرے خالو عبدالرحمٰن خانصاحب بھی اب رُو بصحت ہیں۔ احباب سے ہر دو کی مکمل صحتیابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔
(بشیر احمد رفیق امام مسجد لندن)

مرزا داؤد احمد صاحب ابن کمانڈر ایم ایم یوسف صاحب کا نکاح عزیزہ صبیحہ صاحبہ بنت پروفیسر ڈاکٹر مظہر الحق صاحب ایم۔ ڈی سے مبلغ دس ہزار امریکی ڈالر حق مہر پر بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۷۳ء احمدیہ ہال کراچی میں مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ کراچی نے پڑھا۔
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے اس رشتہ کے بارہ میں بذریعہ خط دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت فرماوے۔ آمین
احباب جماعت بھی رشتہ کے دینی و دنیوی لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام

مَیں تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے اموال خرچ کرو

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میری راہ میں خرچ کرے گا مَیں اُسے کئی گنا برکت دُوں گا!

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گذارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اِس سے زیادہ ہے۔ پھر مَیں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہو جاتی ہے۔ اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کے لئے تو اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اِس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اِس لئے اِس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا، مَیں اُس کو چند گُنا برکت دُوں گا۔ دُنیا ہی میں اُسے بہت کچھ ملے گا اور مَرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اِس وقت میں اِس امر کی طرف تم سب کو توجّہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقّی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، ۳۹۴)

اہلِ غانا کا اظہارِ مسرّت

کچھ عرصہ پہلے سویڈرو (غانا) میں ہمارا ایک ہیلتھ سنٹر عارضی طور پر بند کر دیا گیا تھا لیکن اب پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور جماعت احمدیہ کی کوششوں سے دوبارہ یہ ہسپتال کھول دیا گیا ہے۔ دوبارہ ہسپتال کھلنے پر وہاں کے لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی چنانچہ ہمارے انچارج ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب اپنے خط محررہ ۲۸/۱/۷۳ میں تحریر کرتے ہیں :۔

"جیسے ہی مقامی ریڈیو پر ہسپتال کے کھلنے کی خبر نشر ہوئی قصبہ میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ خوشی سے سڑکوں پر ناچنے لگے اور بہت سارے لوگ مبارک باد دینے کیلئے گھر تشریف لائے۔ پہلے دن یعنی اتوار کو ۱۵ مریض آئے۔ دوسرے دن ۵۰ مریض آئے۔ تیسرے دن ۷۵ مریض آئے۔ آجکل ۱۸۰ کے قریب مریض روزانہ آرہے ہیں۔ دو ہفتہ کے اندر ہی دس کے دس بستر بھر گئے۔ الحمد للہ عملہ بھی تین گنا رکھا ہے"۔
احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سویڈرو میں ہمارے ہسپتال کا دوبارہ کھلنا ہر لحاظ سے مفید و بابرکت بنائے اور ارضِ بلال رضی اللہ عنہ کے باشندوں کی کما حقہٗ خدمت کرنے کا موقعہ ہمارے سب ڈاکٹروں کو ملے۔ آمین
(محمد اسمٰعیل منیر سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ، پرنٹر :۔ سیّد عبدالحی ، مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقام اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ امان ۱۳۵۲ ہش

تمدنِ اسلامی کا قیام اور اس کی اہمیت

آج جب ہم دنیا کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مروجہ عیسائیت ایک مذہب کی حیثیت سے خود اپنے مولد و مسکن یعنی مغربی ممالک میں بُری طرح ناکام ہو چکی ہے وہاں لوگ اب ان معنوں میں عیسائی نہیں رہے کہ وہ الوہیت مسیح کے قائل ہوں یا مسیح کی صلیبی موت اور کفارہ وغیرہ پر ایمان رکھتے ہوں البتہ ایک مخصوص ثقافتی ورثہ کی بناء پر وہ اپنے آپ کو عیسائی کہتے اور کہلواتے ہیں۔ عیسائیت عقیدے اور مذہب کے طور پر تو ختم ہو چکی ہے لیکن ایک ثقافتی علامت کے طور پر ابھی اس کا نام باقی ہے۔ یہ علامت بھی باقی اس لئے ہے کہ عیسائیت نے ان ممالک میں جس سراسر مادی تہذیب اور اس کے زیر اثر پروان چڑھنے والی اباحتی زندگی کو جنم دیا تھا اُس کا اب بھی وہاں دور دورہ ہے۔ اب اسلام کا مقابلہ وہاں عیسائیت سے نہیں بلکہ مغربی تہذیب کے عفریت سے ہے۔ ہر چند کہ اس عفریت نے وہاں ایک معصیت نواز معاشرہ کی بدولت فسادِ عظیم مچایا ہوا ہے پھر بھی دنیا کی اکثر قومیں اس سے متاثر ہو کر اس کے دام تزویر میں پھنستی چلی جا رہی ہیں۔ اس کے مقابلہ کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ ہم نہ صرف اس تہذیب کا کوئی اثر قبول نہ کریں بلکہ ہمارے اندر اس کے خلاف نفرت کا ایسا شدید جذبہ موجزن ہونا چاہیئے کہ ہم اُس وقت تک دم نہ لیں جب تک اس تہذیب کی اینٹ سے اینٹ نہ بجا دیں۔ ہم اس تہذیب کی رَو میں بہنے سے اُس وقت تک نہیں بچ سکتے جب تک کہ ہم خود اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن پر سختی سے عمل پیرا نہ ہوں۔

اسلامی تہذیب اور مغربی تہذیب کی مثال دو سمندروں کی سی ہے۔ ایک میٹھے پانی کا سمندر ہے اور دوسرا کڑوے پانی کا۔ یہ دونوں سمندر باہم ایک نہیں ہو سکتے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جنہیں خدا نے اسلامی تہذیب کی شکل میں میٹھے پانی کا سمندر عطا کیا ہے نہ صرف یہ کہ خود کڑوے پانی کے سمندر سے دُور رہیں بلکہ دوسروں کو بھی اُس سے بچنے اور میٹھے سمندر سے فیضیاب ہونے کی دعوت دیں اور اس وقت تک دیتے چلے جائیں جب تک کہ وہ کڑوے پانی کی مضرت سے آگاہ ہو کر میٹھے پانی کی طرف دوڑے چلے نہ آئیں۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مغربی تہذیب سے بچنے اور اس کی بجائے اسلامی تہذیب پر دل و جان سے عمل پیرا ہونے کی نہایت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ہم میں سے جو شخص بھی مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے بھیانک رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا ہے جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں کبھی چین اور اطمینان کی نیند نہیں سو سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے اور مغربیت کی رَو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو اُن کی ایک ایک چیز کو دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیئے کیونکہ اسلام اور مغربیت ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ یا اسلامی ثقافت زندہ رہے گی یا مغربیت زندہ رہے گی۔ دونوں کی بنیادیں متضاد اصول پر ہیں اور ان کا ایک ہی جگہ جمع ہونا ناممکن ہے۔ مغربیت کی بنیاد ساری کی ساری دنیوی لذات اور عیش پرستی پر ہے برخلاف اس کے اسلام کی بنیاد کُلّی طور پر اللہ تعالیٰ کی رضامندی، روحانیت اور اخلاق کی درستی پر ہے اس لئے ان دونوں کا اجتماع ناممکن ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۱۱)

ہمیں مغربی تہذیب کے بُرے اثرات سے محفوظ کرنے اور اسلام اور اسلامی تہذیب کو دنیا میں کامیابی سے پھیلانے کی اہلیت سے بہرہ ور کرنے کی غرض سے ہی حضور رضی اللہ عنہ نے جماعت میں خدائی منشاء اور اذن کے ماتحت تحریک جدید کی آسمانی سکیم نافذ فرمائی اور اس ضمن میں جماعت کے سامنے پچیس ۲۵ مطالبات رکھے، ان میں سے ایک مطالبہ کا تعلق علی الخصوص مغربی تہذیب کے استیصال اور اسلامی تہذیب و تمدن کے نفاذ سے ہے اور وہ مطالبہ یہ ہے کہ "اسلامی تمدن کا قیام کریں"۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو تحریکِ جدید کی آسمانی سکیم عَذْبٌ فُرَاتٌ اور مِلْحٌ اُجَاجٌ یعنی میٹھے پانی اور کڑوے پانی کے درمیان حد فاصل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی لئے حضور رضی اللہ عنہ نے "تحریک جدید" کی اس مہتم بالشان حیثیت اور افادیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہی وہ برزخ ہے جس کو قائم رکھنے کے لئے مَیں تحریک جدید کے ذریعہ جماعت کے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں وہ مغربی اثرات کو کبھی قبول نہ کریں۔ جو احمدی میٹھے پانی کا طلبگار ہے وہ ضرور ان سے الگ رہے گا اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کڑوا اور میٹھا پانی ایک دوسرے میں جذب ہو جائیں۔" (ایضاً)

نیز اسی ضمن میں حضور رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا:۔

"بعض احمدی نوجوان باوجود سمجھانے کے اُس طرف (مغربی تہذیب کے کڑوے پانی کی طرف) جا رہے ہیں۔ یہ لوگ صرف نام کے احمدی ہیں حقیقی احمدی نہیں۔" (ایضاً)

اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور غالب کرنے کے اعتبار سے (جو تحریک جدید کی آسمانی سکیم کا بنیادی مقصد ہے) اسلامی تمدن کو اختیار کرنے اور اپنی ہر حرکت و سکون کو اس کے مطابق بنانے کا مطالبہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے بغیر ہم دنیا میں اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کا عملی نمونہ پیش کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے۔ ہماری عالمگیر تبلیغی مساعی کی کامیابی کا دار و مدار اس مطالبہ پر کما حقہٗ عمل پیرا ہونے کے ساتھ وابستہ ہے کیونکہ عقلی طور پر اسلامی صداقتوں کا قائل ہو جانے کے باوجود ضروری نہیں کہ دوسری قومیں ان صداقتوں کو قبول بھی کر لیں۔ قبول وہ اُس وقت ہی کریں گی جب انہیں یہ باور کرا دیا جائے گا کہ یہ صداقتیں قابلِ عمل ہیں اور اس زمانہ میں ان پر عمل پیرا ہو کر لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب لایا جا سکتا ہے۔ اس حقیقت کو ذہن نشین کرانے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ ہم اسلامی تمدن کو اپنا کر اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کا عملی نمونہ ان کے سامنے پیش کریں اور یہی تحریک جدید کے اس مطالبہ کا اصل مقصد ہے۔

پیشِ نظر ہزار نظارے ہوئے تو کیا!

غمخوار بے قرار بچارے ہوئے تو کیا
اچھے اگر نہ زخم ہمارے ہوئے تو کیا

نا آشنا کشاکشِ گرداب سے رہے
موجوں سے ہمکنار کنارے ہوئے تو کیا

جو تیرگی زمیں کے نشیبوں میں تھی سو ہے
روشن فرازِ چرخ پہ تارے ہوئے تو کیا

نا آشنائے مہدیٔ دوراں رہی جو آنکھ
شمس و قمر کے اُسکو اشارے ہوئے تو کیا

ہر سمت تیرگی ہے اگر چشم وا نہ ہو
پیشِ نظر ہزار نظارے ہوئے تو کیا

ناہید لُٹ گئی جو متاعِ ہنر تمام
کچھ جیت بھی گئے کبھی ہارے ہوئے تو کیا

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرسلہ وکالت دیوان تحریک جدید

مطالباتِ تحریک جدید کا ایک اہم مطالبہ

معاہدہ حلف الفضول

(مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور سابق وکیل الدیوان)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۴ء میں احباب جماعت سے ایک مطالبہ یہ بھی فرمایا تھا کہ احباب معاہدہ حلف الفضول میں شامل ہوں اور اس کی تشریح ان الفاظ میں فرمائی تھی کہ

"یہ ایک معاہدہ تھا جو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعثت سے قبل ہوا۔ جس میں زیادہ جوش کے ساتھ حصہ لینے والے تین فضل نام کے آدمی تھے اس لئے اسکو حلف الفضول کہتے ہیں۔"

معاہدہ کا مطلب

اس معاہدہ کا مطلب یہ تھا کہ ہم مظلوموں کو ان کا حق دلوانے میں مدد کریں گے اور اگر کوئی ان پر ظلم کرے گا تو ہم اسکو روکیں گے۔

چنانچہ اس زمانہ کا واقعہ ہے کہ ایک دفعہ باہر سے ایک شخص آیا۔ ابوجہل نے اس سے کچھ مال خریدا تھا اور اس کی قیمت ادا نہیں کرتا تھا اور نہ ہی مال واپس کرتا تھا وہ شخص آیا اور جن لوگوں نے حلف الفضول میں حصہ لیا تھا۔ باری باری ان کے پاس گیا اور کہا کہ آپ لوگوں نے عہد کیا ہوا تھا کہ مظلوم کی مدد کریں گے آپ میری مدد کریں اور ابوجہل سے میرے مال کی قیمت یا میرا مال واپس دلوائیں لیکن ان میں سے ہر ایک شخص ابوجہل جیسے متکبر اور بدگو انسان کے پاس جانے سے ڈرتا تھا اور پھر وہ رئیس تھا۔ اسلئے ہر ایک نے انکار کر دیا۔ آخر پھرتے پھراتے وہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ اس طرح ابوجہل نے مجھ سے مال لیا تھا۔ اب نہ تو وہ مال کی قیمت ادا کرتا ہے اور نہ ہی مال واپس کرتا ہے آپ نے اگرچہ اس معاہدہ میں کوئی عہد نہیں کیا ہوا تھا لیکن ہر ایک مظلوم کی امداد کرنا آپ کی فطرت میں داخل تھا اور آپ ہر نیک کام کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے اسلئے آپ نے اسے فرمایا کہ چلو اور باوجود اس قدر شدید مخالفت کے کہ وہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سننا بھی پسند نہ کرتا تھا۔ آپ اس کے ساتھ چل پڑے اور ابوجہل کے گھر جا کر دستک دی۔ اس نے دروازہ کھول دیا۔ اور پوچھا کس طرح آئے ہیں آپ نے فرمایا یہ شخص کہتا ہے کہ آپ نے اس سے کچھ سامان لیا تھا۔ لیکن اس کی قیمت اب تک ادا نہیں کی۔ میں یہ کہنے آیا ہوں کہ اسکے سامان کی قیمت اسے ادا کر دیجئے اس پر آپ کی دلیری اور جرأت اور خداداد رعب کا یہ اثر ہوا کہ اس نے بغیر چون و چرا کے کہا بہت اچھا۔ اور قیمت لا کر ادا کر دی تو اس طرح سے مظلوموں کی امداد کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرغوب خاطر طریق تھا۔ پھر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ درحقیقت یہ اس زمانہ کی اہم درجہ کی نیکی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بالخصوص امیر لوگ غریبوں کو لوٹتے ہیں اور اس لوٹنے میں راحت محسوس کرتے ہیں۔ شاید اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے جس سے اگر میری جسمانی اولاد مراد ہے تو وہ اس قسم کا معاہدہ کریں اور اگر روحانی مراد ہے تو وہ اس قسم کا معاہدہ کریں کہ امانت۔ عدل و انصاف کو قائم کریں گے

اس زمانہ کا آدم بننے کا ذریعہ

اس طرح اگر چند مومن اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں کہ آئندہ ہم نہ کسی کا حق ماریں گے اور نہ مارنے دیں گے تو خدا کے نزدیک وہ اس زمانہ کے آدم ہوں گے۔ امانت کے آدم ہوں گے دیانت کے آدم ہوں گے عدل و انصاف کے آدم ہوں گے۔

روحانی اولاد سے خطاب

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنی اولاد کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہوں کہ اگر اس قسم کا ایک معاہدہ وہ بھی کریں اور پھر اس کو پورا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ضائع نہیں کرے گا بلکہ ان پر اپنے فضل نازل فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس سے مراد جسمانی اولاد ہے یا جماعت مراد ہے۔ کیونکہ جماعت بھی روحانی اولاد ہی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ روحانی اولاد کو توفیق دے کہ وہ یہ عہد کریں کہ ہم کسی کا حق نہیں ماریں گے اور جہاں پتہ لگے گا کہ کوئی کسی کا حق مار رہا ہے ہم وہاں جا پہنچیں گے۔ اور خواہ کوئی ہم سے پوچھے یا نہ پوچھے ہم ضرور اس میں دخل دیں گے کہ اس کا حق ملنا چاہیئے۔ جیسے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا اور ابوجہل کے گھر پر جا پہنچے جو آپ کا دشمن تھا۔ اسی طرح ہماری جماعت کے چند افراد یہ عہد کر لیں کہ ہم دیانت اور امانت کو قائم کریں گے اور جہاں پتہ لگے گا کہ کسی کی حق تلفی ہو رہی ہے چاہے کوئی پوچھے یا نہ پوچھے ہم چوہدری بن کر جا پہنچیں گے اور کوشش کریں گے کہ مظلوم کا حق دلایا جائے

جماعتی معاہدے کی ضرورت

پھر حضور رضی اللہ عنہ نے فرمایا مگر اس حلف کے ابتداء میں کچھ تعداد ہونی چاہیئے اکیلے معاہدہ کرنے کے کوئی معنے نہیں ہیں کہتے ہیں کہ بعض لوگ جنہوں نے دشمنی کا بدلہ لینا ہو۔ تقویٰ کا نام لیکر جس سے دشمنی ہوگی اس کے خلاف شور مچانا شروع کر دیں گے کہ اس نے فلاں کا حق مار لیا ہے لیکن اگر جماعتی معاہدہ ہوگا تو نگرانی بھی ہوتی رہے گی اور باقی ساتھی اس شخص کو جو اس عہد سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے مخالفوں کو ذلیل کرنا چاہے گا۔ پکڑ لیں گے کہ تم نے اس عہد کو اپنا غصہ نکالنے کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ پس کچھ لوگ چاہئیں جو یہ معاہدہ کریں کہ اس معاملہ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے

حلف الفضول میں شمولیت کا طریق

اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:۔

"متواتر سات یوم تک عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل پڑھکر دعائے استخارہ کریں اور سات یوم متواتر ایسا کرنے کے بعد اگر انشراح ہو تو وہ اپنے آپ کو پیش کریں"

حلف الفضول میں شمولیت کے لئے ضروری امور

حضور رضی اللہ عنہ نے حسب ذیل امور کا اقرار کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

۱۔ یہ کہ تازیست میں دیانت و امانت کو قائم کروں گا اور کسی اپنے بیگانے واقف ناواقف مسلم غیر مسلم کی حق تلفی نہ کروں گا۔ نیز اگر کسی کا کوئی حق میرے ذمہ نکلے گا خواہ وہ زر نقد کی صورت میں ہو خواہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کی شکل میں ہو میں اسے بلا چون و چرا بلا حیل و حجت بلا تاخیر بخوشی خود ادا کر دوں گا۔ علاوہ ازیں میں امن و انصاف کو بھی قائم کروں گا۔ کسی پر ظلم نہ کروں گا اور نہ ہی کسی کو زدوکوب کروں گا۔

۲۔ یہ کہ تازیست میں دوسروں سے بھی امانت و دیانت کو قائم کراؤں گا اور جہاں کہیں پتہ لگے گا کہ کوئی شخص کسی کی حق تلفی کر رہا ہے اور اس کا حق اسے نہیں دیتا تو میں حقدار کی حمایت میں کھڑا ہو جاؤں گا۔ اور اگر ضرورت پڑے تو میں حقدار کے ساتھ حق مارنے والے کے گھر پر بھی جاؤں گا۔ اور حقدار کا جائز حق اسے دلواؤں گا۔

علاوہ ازیں میں امن و انصاف کو دوسروں سے بھی قائم کراؤں گا۔ اور جہاں کہیں پتہ لگے گا کہ کوئی شخص کسی پر ظلم کر رہا ہے اور اسے زدوکوب کر رہا ہے میں مظلوم کی حمایت کروں گا۔ اور ظلم کے ہاتھ کو روکوں گا اور ظالم کے سامنے اپنے آپ کو بے کھٹک پیش کر دوں گا کہ "تو مجھے مار لو" اور اس بات کو بے عزتی یا توہین خیال نہیں کروں گا کہ اگر ایسا کرنے میں اپنے شدید ترین دشمن و مخالف کے گھر بھی جانا پڑے اور نہ ہی میں اپنے سلف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں عیسائیت کے قدیم آثار

حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچا لئے گئے

ایک عظیم الشان انکشاف

محترم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۲/۵ رستم پارک نواں کوٹ ـــ لاہور

جاپان میں بدھ مذہب چھٹی صدی عیسوی میں پہنچا اس کے بعد سو سال کے اندر مذہب مانی اور نسطوری عیسائیوں کے کمانڈ یہاں تبلیغ کے لئے وارد ہوئے۔ ۱۶ ویں صدی میں پرتگیز مشنری مؤرخین جاپان پر اترے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ یہاں بعض عجیب و غریب عیسائی فرقے پہلے سے موجود ہیں۔ وہ اس عقیدہ کے حامل تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیبی موت سے بچائے گئے وہاں سے بلاد شرقیہ میں آگئے۔ بعض یہاں تک مانتے تھے کہ وہ شمالی جاپان میں آکر فوت ہوئے حال ہی میں
W. RAYMOND DRAKE
نے اپنی کتاب میں اس کا انکشاف کیا ہے انہوں نے ہندوستان میں وفات مسیح کا ذکر کیا ہے اور شمالی جاپان کی روایت کا بھی۔ اس کتاب کے دو اقتباس درج ذیل ہیں

1- others allege that Christ survived the cross and lived in Rome, then died in India ....Page 18

2. It has even been alleged that Jesus survived the cross and died in Northern Japan suggested by some curious Christian sect existing centuries before the Portuguese missionaries landed there "Page 91.

W. Raymond Drake
Spacemen in The Ancient East
London
Neville Spearman

۱۔ بعض محققین اس نظریہ کے حامل ہیں کہ یسوع مسیح صلیب سے بچائے گئے وہ روم بھی گئے بالآخر ہندوستان میں جاکر فوت ہوئے۔"

ب۔ "پرتگیز مبلغین کی آمد سے پہلے جاپان میں ایسے عجیب و غریب عیسائی فرقے موجود تھے جو یہ بیان کرتے تھے کہ یسوع مسیح بچ گئے تھے۔ ان کی وفات شمالی جاپان میں ہوئی۔"

(۲)

جاپان میں بدھ اور عیسائی مواد تبت کے راستے سے گئے۔ تبت کے کوہستانی سلسلوں سے شاہراہ اعظم گذرتی ہے۔ تبت کے لاماؤں کے پاس ... بھی حضرت مسیح علیہ السلام کے حالات موجود ہیں۔ ان سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ صلیب سے بچائے گئے بعد میں ہندوستان آگئے۔ چند برس پہلے ہندوستان کے اخبار میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ لداخ کے ایک چرچ میں ایک مشنری ڈاکٹر کے روزنامچہ کی جلدیں دکھائی گئیں جو کہ کم و بیش سو سال پہلے کی ہیں۔ اس میں [illegible] تبت میں آمد کا ذکر ہے۔ [illegible] اس مشنری ڈاکٹر [illegible] تبت کے لاماؤں کے پاس مجھے ایسے طومار ملے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے تھے بلکہ وہ ہندوستان میں آگئے تبت و لداخ میں بھی گھومتے رہے۔ مرزگم کے ماہر آثار قدیمہ کی رپورٹ اس انکشاف پر موجود ہے۔

(۳)

جاپان میں اس قدیم روایت کا ملنا کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ ایک عظیم الشان انکشاف ہے۔ ظاہر ہے کہ بدھ مت والوں اور ابتدائی عیسائی مبلغین کے ذریعہ یہ روایت جاپان میں پہنچی۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات شمالی ہند میں ہوئی تھی جاپان میں روایت کا یہ حصہ ارتقاء پذیر ہو کر "شمالی جاپان" میں بدل گیا۔ روایت کا مرکزی حصہ تو یہ ہے کہ حضرت مسیح حادثہ صلیب سے بچائے گئے اپنے وطن سے ہجرت کرکے بلاد شرقیہ میں آگئے۔ یہ بات جوں کی توں موجود ہے

(۴)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۸ میں فرماتے ہیں کہ میرے زمانہ سے صدیوں پہلے کی کتابوں اور آثار میں حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب سے بچنے اور ہندوستان میں آنے کا ذکر ہے۔ بدھ لٹریچر میں بھی یہ ذکر موجود ہے یہ باتیں میں نے تو اختراع نہیں کیں بلکہ ایک حقیقت ثابتہ ہے۔ بدھ مذہب کے قدیم لٹریچر کے حوالے اب منصہ شہود پر آرہے ہیں۔ گویا کسر صلیب کا یہ ایک عظیم الشان انکشاف ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

مرعوب ہوں گا۔

۳۔ یہ کہ محض تقویٰ اللہ سے کام لیتے ہوئے مظلوم کی حمایت کروں گا اور کسی دشمن سے بدلہ لینے یا کسی کو ذلیل کرنے کے لئے یا اپنا غصہ نکالنے کے لئے ایسا نہیں کروں گا اور دوسرے لوگوں کو اس عہد میں شامل ہونے کے لئے تحریک کرتا رہوں گا۔

۴۔ اگر مجھے کسی اپنے امام الصلوٰۃ سے ذاتی طور پر شدید اختلاف بھی ہوگا تو مرکز کے حکم کے بغیر اس کے پیچھے نماز پڑھنا ترک نہیں کروں گا۔

۵۔ اپنے کسی بھائی سے خواہ اس سے شدید تکلیف بھی پہنچی ہوئی ہو اس سے بول چال ترک نہ کروں گا اگر وہ دعوت کرے تو اس کی دعوت کو رد نہ کروں گا۔

۶۔ سلسلہ کی طرف سے اگر کسی امر میں کوئی سزا تجویز کی جائے گی تو اسے بخوشی برداشت کروں گا۔

۷۔ اس کام میں نفسانیت اور ذاتی نفع و نقصان کے خیالات کو نظر انداز کروں گا۔

تحریک حلف الفضول کا خلاصہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تحریک کا خلاصہ یہ فرمایا ہے کہ اس تحریک کے ذریعہ سے لوگوں میں جذبات پر قابو رکھنے کی عادت پڑے گی۔ مومن کا کوئی نشان ہوتا ہے مسیحیت کا نشان مظلومیت ہے۔

نیز بعض دفعہ ایک شخص جوش نہیں دبا سکتا اور لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دوسرا بھی برداشت نہیں کر سکتا اور بات بڑھ جاتی ہے۔ ایسے حالات میں ایک فریق ایسا ہونا چاہیئے جو ان کے جوشوں کو اپنے اوپر لے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو باقاعدہ استخارہ مسنونہ کرکے اس معاہدہ میں خلوص دل سے شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو پڑھنے کیلئے دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مبلغِ اسلام — محترم مولانا ابوبکر صاحب ایوب مرحوم

محترمہ امۃ الحفیظ جمن بخش ۔ ہیگ ۔ ہالینڈ

محترم مولانا ابوبکر صاحب ایوب ۱۳-اور ۱۴ ستمبر ۱۹۷۲ء کی درمیانی رات ، "یوہانس واڈیو" ہسپتال ہیگ میں مشیت ایزدی سے وفات پاگئے ۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحوم ۲ ماہ بیمار رہے آخر جب پیشاب میں خون آنے کی شکایت پیدا ہوگئی تو ڈاکٹر کے پاس گئے ۔ ایکسرے لیا گیا تو معلوم ہوا کہ مثانے میں کچھ نقص ہے نیز گردہ میں بھی تکلیف ہے ۔ ۲۸ اگست کو آپ کا اپریشن ہوا اور ڈاکٹروں نے آپ کو مکمل آرام کا مشورہ دیا ۔ مگر مرحوم جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فدائی اور جاں نثار تھے کیسے آرام سے بیٹھ سکتے تھے چنانچہ اپریشن کے تیسرے دن جب میں مسجد گئی تو مجھے معلوم ہوا کہ مرحوم تین گھنٹے تک ٹائپ کرنے میں مصروف رہے ۔

۴ ستمبر کو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ۵ ستمبر بروز منگل آپ کے مثانہ کا اپریشن ہوا اپریشن صبح گیارہ بجے کے قریب ہوا مگر شام تک آپ بے ہوشی کے عالم میں پڑے رہے اتفاقاً اسی دن مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سویڈن بھی ہالینڈ تشریف لے آئے وہ عیادت کے لئے ہسپتال گئے ۔ تو مرحوم کچھ ہوش میں تھے مگر کوئی بات نہ کر سکے دوسرے دن جب مکرم سید کمال یوسف صاحب عیادت کے لئے گئے تو مرحوم نے بتایا اس وقت شدید کمزوری ہے ایسی تکلیف دہ حالت میں بھی مرحوم کو اپنے آپ پر قابو تھا ۔ اسی دن ڈاکٹر عاشق صاحب مع اہلیہ صاحبہ بھی ہسپتال آئے ۔ آپ ان سے خوب باتیں کرتے رہے ۔ میں بڑی حیران ہوئی کہ ناک میں نالیاں لگی ہوئی ہیں ۔ اور بولتے جا رہے ہیں میں نے کہا مولوی صاحب باتیں کرنے سے آپ کو تکلیف نہیں ہوتی فرمایا نہیں بالکل نہیں پھر فوراً ہی جمن صاحب سے فرمایا کہ حضور کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے انہوں نے کہا آج جا کر لکھوں گا انشاء اللہ ۔ تو بلند آواز سے جیسے کوئی اپنے عزیز ترین ہمدرد اور مہربان کو پیغام پہنچانا چاہتا ہے فرمایا حضور کی خدمت میں میری طرف سے لکھیں کہ مجھے چار نالیاں لگی ہوئی ہیں دو بازو میں جن کے ذریعہ غذا اندر پہنچائی جاتی ہے اور دو ناک میں نیز یہ کہ کمزوری بہت زیادہ ہے میری اہلیہ کو بھی انڈونیشیا میں خط لکھ دیں کہ اپریشن کامیاب ہوگیا ہے فکر نہ کریں ۔ خدا کا فضل ہے

جس دن صبح اپریشن ہونا تھا جمن صاحب سے فرمایا حضور کی خدمت میں ٹیلیگرام دے دیں انہوں نے پوچھا کیا آپ کے گھر میں بھی دے دیا جائے تو فرمایا نہیں وہ گھبرا جائیں گے ۔ بعد میں خط لکھ دیں گے ہاں اپریشن کے بعد خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہوتی رہی جمن صاحب سے بھی پتہ لگتا رہا ۔

۱۲ ستمبر کو جب میں دوبارہ ہسپتال گئی تو آپ بالکل ٹھیک دکھائی دیتے تھے ۔ چہرہ سے یا لہجہ سے کسی قسم کی کمزوری محسوس نہیں ہوتی تھی ۔ اس دن آپ کی بہت سی ڈاک آئی ہوئی تھی جمن صاحب (جمن صاحب کی ڈیوٹی تھی کہ مسجد سے ڈاک لا کر دیتے تھے بعض خطوط مولوی صاحب کے کہنے پر پڑھ کر بھی سناتے تھے اور پھر ان کا جواب لکھتے تھے) نے ڈاک دی تو فرمایا کھول کھول کر مجھے دیں بعض خطوط پڑھنے کو بھی کہا ۔ ایک خط میں کسی مبلغ نے ۵۰۰ دینی کتابیں بھجوانے کے لئے لکھا تھا اور یہ کہ تمام لٹریچر ہالینڈ مشن میں ہی جمع ہے یہیں سے سب کو بھجوایا جاتا ہے) یہ خط سن کر بڑے ہی خوش ہوئے تکیہ کے سہارے لیٹے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے ۔ جمن صاحب کو تاکید کی آج ہی جا کر انہیں جواب دیں کہ ہم کتب بھجوا رہے ہیں ۔

جس رات آپ نے وفات پائی جمن صاحب کو تاکید کی تھی کہ فرحاتون صاحبہ کے گھر جا کر پتہ کریں کہیں بیمار نہ ہوں وہ آئے نہیں ۔ مرحوم ہر ایک کے ہمدرد اور غمگسار تھے آپ کو اپنی بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی دوسروں کا بڑا خیال رہتا تھا ۔

اسی روز رات اڑھائی تین بجے کے قریب دروازہ کھلنے کی آواز آئی دیکھا جمن صاحب ہیں جب سے مولوی صاحب ہسپتال تھے یہ مسجد میں ہوتے تھے ان کا بے وقت آنا دیکھ کر میں حیران ہوئی کہنے لگے میں بے وقت آگیا ہوں اور پھر روتے ہوئے کہا مولوی صاحب وفات پاگئے ہیں اور پھر فوراً ہی واپس چلے گئے لیکن میں حیران رہ گئی کہ ابھی چند گھنٹے پہلے ہی کی بات ہے جب ہسپتال سے واپس آتے ہوئے میں نے مولوی صاحب کی طبیعت پوچھی تھی تو بتایا تھا کہ خدا کے فضل سے کل سے بہتر ہے ۔ پرسوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آئی تھی خوب باتیں فرماتے رہے اور ہنستے رہے ۔ سب بچوں کا حال پوچھا اور فرمایا بچوں کو سلام اور پیار دے دینا ۔

جمن صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ۲ بجے رات کے قریب ہسپتال سے فون آیا کہ مولوی صاحب کی حالت نازک ہے جلدی آئیں میں جمال صاحب کو لے کر فوراً ہسپتال پہنچا مگر نرس نے اندر جانے نہیں دیا اور کہا یہاں انتظار کریں مولوی صاحب بے ہوش ہیں ڈاکٹر ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں پندرہ منٹ بعد نرس نے دوبارہ باہر آکر بتایا کہ مولوی صاحب وفات پاگئے ہیں ہم دونوں اندر گئے تو دیکھا مولوی صاحب واقعی ابدی نیند سو رہے ہیں نرس نے ہمارے استفسار پر بتایا کہ مولوی صاحب رات کو نیند نہ آنے کی شکایت کر رہے تھے جس پر نیند آور دوا دی گئی اور آپ سو گئے کچھ دیر بعد جاگے تو سانس رک رک کر آنے کی تکلیف تھی اسی حالت میں بے ہوش ہوگئے لیکن پوری کوشش کے باوجود وہ دوبارہ ہوش میں نہ آئے مسجد میں واپس آکر ہم نے حضور پر نور کی خدمت میں نیز مولوی صاحب کے گھر بذریعہ تار مولوی صاحب کی وفات کی خبر بھجوائی ۔ پھر جماعت کے ممبران اور مبلغین کرام کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی گئی ۔

ہمارے مولوی صاحب ہالینڈ کی جماعت میں بہت ہر دلعزیز تھے بڑی ہی سادہ طبیعت کے مالک ، خوش مزاج ، زندہ دل اور منکسر بزرگ تھے ۔ حضور پر نور کے ساتھ یکجائی اخلاص اور عقیدت رکھتے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کا درد رکھنے والے اور اسی سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے ہمیشہ یہ خیال رکھتے تھے کہ خرچ زیادہ نہ ہو کوئی چیز ضائع نہ ہو ۔ ایک دفعہ ہمارے گھر تشریف لائے میں لجنہ کی رپورٹ لکھ رہی تھی اتفاقاً اس دن میں موٹا کاغذ استعمال کر رہی تھی آپ نے دیکھا تو فرمایا باریک کاغذ پر لکھا کرو تاکہ ڈاک کے ٹکٹ کم لگیں ۔ میں بھی ایسے ہی کرتا ہوں ۔

آپ کے وہاں آنے کے بعد میں کچھ عرصہ کے لئے پاکستان گئی روانہ ہونے سے قبل میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا میں پاکستان جا رہی ہوں یہ مرا لجنہ کا حساب ہے اسے اپنے پاس رکھیں آپ نے فرمایا کتنے ہیں میں نے کہا کاغذوں پر لکھا ہوا ہے اس پر آپ نے جیب سے زرد رومال نکالا اور اس میں لپیٹ کر رکھا پھر گرہ لگالی ۔ جب میں واپس آئی تو اسی طرح گرہ لگا ہوا رومال مجھے واپس کر دیا ۔

آپ ہر ملنے والے سے نہایت محبت اخلاص سے پیش آتے مبلغین اور اپنے دوستوں کے بچوں کے ساتھ خاص شفقت فرماتے وفات سے کچھ دن قبل مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مبلغ انچارج ہالینڈ کی لڑکی جمیلہ بیگم مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کے لئے آئی تو اس سے مل کر آپ بہت خوش ہوئے اور مجھے فرمایا جمیلہ کو اوپر لے جاؤ اسے چائے پلا دو اگر اس نے کھانا نہیں کھایا تو کھانا کھلا دو ۔ دور سے آئی ہے تھوڑی دیر بعد آپ اوپر تشریف لائے تو فرمایا رات کی دعوت میری طرف سے قبول کرو مگر پکانا خود ہی ہوگا جو چیز پسند کرتی ہو بتا دو میں لا دوں ۔

وفات سے پہلے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یکے بعد دیگرے مولوی صاحب کو کئی خوشیاں نصیب ہوئیں ۔ آپ نے جلد ہی اللہ تعالیٰ کے حضور چلے جانا تھا اس لئے شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی اہلیہ صاحبہ کو بچوں کی جلد شادیاں کر دینے کی توفیق عطا فرمائی ۔ اور اس کے سامان بھی میسر کر دیئے ۔ جب آپ کی بچی کی شادی تھی آپ کی اہلیہ نے لکھا اپنی کوئی تقریر ٹیپ کر کے ہمیں بھجوائیں آپ نے یہ بات ہمیں بتائی تو نہ جانے کس منشاء الٰہی کے ماتحت جمن صاحب مولوی صاحب سے اصرار کرنے لگے کہ کب تقریر ٹیپ کرائیں گے جب شادی میں صرف پانچ دن باقی رہ گئے تو جمن صاحب خود ہی ایک ریل خرید لائے اور کہا مولوی صاحب آج یہ تقریر کیجئے مولوی صاحب نے تقریر لکھی اور ہمارے ہی گھر آکر ٹیپ کرائی ۔ مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ کی تقریر تھی جو انہوں جیسا لہجہ اور صاف آواز تھی ۔ پھر ساری تقریر دوبارہ خود سنی اور ایک خاص قسم کی خوشی سے فرمانے لگے اب یہ تقریر گھر گھر اور ایک ایک بچے کے پاس جائے گی اور سب ہی اسے سنیں گے ۔ یہ آپ کی آخری آواز تھی جو آپ کے عزیزوں تک پہنچی ۔

آپ نے ہمیں بتایا کہ میں نے اپنے گھر بڑی تاکید سے لکھا ہے کہ بچی کی شادی مسجد میں ہو اور اس کے لئے جماعت کے ایک ایک فرد کو دعوت دی جائے کوئی احمدی فرد ایسا نہ ہو جو اس تقریب میں شامل نہ ہو ۔ میں غریب آدمی ہوں بڑی دعوت کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں اس لئے میں نے لکھا ہے کہ چاہے آدھی آدھی پیالی چائے ہی پلائیں لیکن بلائیں ہر فرد کو ۔ شادی کے بعد آپ کے بیٹے نے شادی کی تفصیلات لکھیں اور بتایا کہ آپ کے ارشاد کے ماتحت ہر فرد جماعت کو دعوت دی گئی اور سب دوستوں نے ہمارے ساتھ تعاون فرمایا تو آپ بہت خوش ہوئے اور آپ بار بار فرماتے میری بیٹی نے میری غیر موجودگی میں بڑی وفاداری کا ثبوت دیا ہے

مولوی صاحب مرحوم نہایت بلند اخلاق حساس اور نیک فطرت انسان تھے دوسروں کے جذبات اور خواہشات کا ہمیشہ احترام کرتے ایسے نیک اور مخلص انسان دنیا میں بہت کم ملتے ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کے بیوی بچوں کا خود حافظ و ناصر ہو آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل اور وقارِ عملؐ

(مکرم حبیب الرحمٰن صاحب ایم ایس سی تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

قوموں کی تعمیر و ترقی میں جو کردار جذبۂ علم اور قدرت عمل ادا کرتے ہیں۔ اس پر اور اس کے لاثانی اثرات پر کچھ کہنا سننا اس لئے ضروری ہے تاکہ اس کی اہمیت واضح ہو سکے۔

جہاں تک تاریخ کے نقوش دکھائی دیتے ہیں۔ نگہِ جستجو اس امر کا اعتراف کرتی ہے کہ علم و عمل لازم و ملزوم ہیں بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ علم عمل ہی کا رہین منت ہے اگر یہ بات حق نہ ہوتی تو نت نئے علوم کبھی معرض وجود میں نہ آتے عمل کی روح نے تجربات کے روپ میں نئے نئے علوم کو جنم بخشا جو مزید عملی تجربات اور نتیجۃً مزید علوم کا پیش خیمہ بنے۔

اس تمہید کے سہارے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی اور عروج و کامیابی میں اصلاً عمل ہی وہ قوت ہے جو فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے قومی زندگی کو عمل ہی کے ذریعے بگاڑا یا سنوارا جا سکتا ہے بقول اقبال ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

اس حقیقت سے کون آنکھیں چرا سکتا ہے کہ جب تمام کی تمام چینی قوم افیمانہ مزاج رکھتی تھی جب اس کی قوت عمل یکسر مفلوج و مفقود تھی تو اس کے ایام کیا تھے۔ مگر جونہی ان میں اسی قوت کو بیدار کر دیا گیا اور کام، کام، کام کی لگن پیدا کر دی گئی تو نہ صرف انہوں نے خود کو سنبھال لیا بلکہ نیا دستِ عالم کو بھی۔ پس قومی زندگی میں عمل کی اہمیت واضح ہے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس عمل کا کامیاب اطلاق ہو تو کیسے ہو؟ تاریخ اس سوال کا جواب کبھی سرخ انقلاب کے نام سے دیتی ہے اور کبھی سفید انقلاب کے نام سے کہیں اسے "ثقافتی انقلاب" کے نام سے دیتی ہے اور کہیں محض "انقلاب" کا ٹائیٹل۔ حالانکہ یہ ہے ایک ہی چیز۔ جسے حضرت مصلح موعودؓ نے "وقار عمل" سے تعبیر کیا ہے۔

وقار عمل سے مراد یہ ہے کام کو کام سمجھے عار نہ سمجھے یہ ایک تلخ حقیقت سہی مگر اس کو نظرانداز کرنا ممکن نہیں۔ آپ تاریخ کی کتب کی ورق گردانی کریں نیرو سے ہلاکو اور ہیروشیما سے ویت نام تک خیالات کے گھوڑے دوڑائیں کیپیٹل ازم اور کمیونزم کا موازنہ کریں ہر جگہ یہی حقیقت آپ کا منہ چڑائے گی۔

وقار عمل کا احساس ہی دراصل قومی مزاج میں عملی روح پھونکتا ہے۔ جب یہ احساس ہر سطح پر پیدا ہو جائے کہ فلاں کام خواہ فلاں کی حد تک مختصر اور آسان کیوں نہ ہو ضرور کیا جائے گا۔ فلاں عمل خواہ جھوٹی عزت کا قتل عام ہی کیوں نہ کرے ضرور کیا جائے گا۔ فلاں عمل خواہ ریاکاری کا سر پھاڑتا چلا جائے ضرور کرنا ہے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ایک "سفید انقلاب" یا ایک "سرخ انقلاب" تو کیا ہزاروں عظیم الشان انقلاب پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

اس کے برعکس اگر کام کو وقار اور عزت نہ بخشی جائے تو نامرادی یقینی ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایک کام جو نہایت آسان ہوتا ہے اور صرف جھوٹی عزت کا بھرم رکھنے کے لئے کسی اور سے کروا لیا جاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک معمولی بات دکھائی دیتی ہے لیکن اس کی تہہ میں سستی کاہلی اور نکمے پن کا سرطان جو عظیم طوفان لئے ہوئے ہے وہ یقیناً عظیم سے عظیم تر ہے

عمل کو عمل سمجھنا یعنی عمل کو وقارِ عمل کی روح کے ساتھ بجا لانا نہایت ہی ضروری امر ہے اسی کی بدولت عمل کی روح جنم لیتی ہے۔ عمل کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے۔ عمل کی ترغیب و تبلیغ ہوتی ہے۔ نتیجۃً تمام قوم کی قوتِ عملی میں زبردست اضافہ ہو جاتا ہے جو لازوال عروج کا پیش خیمہ ہوا کرتا ہے۔ وقار عمل کے ذریعہ آزادیٔ عمل کا بھی سبق ملتا ہے جو نہ صرف آزادی سے روشناس کراتا ہے بلکہ دوسروں کے مفید تعاون سے بہرہ مند ہونے کے مواقع بھی فراہم کرتا ہے۔ جب قومی سطح پر "وقار عمل" کا حق مان لیا جاتا ہے تو حفظِ مراتب کا قیام خود بخود عمل پذیر ہوتا ہے جو نہ صرف غلامانہ ذہنیت کے لئے سم قاتل ہے بلکہ آزادیٔ افراد کے لئے نقیب بھی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ ارشاد فرمایا:۔

"وقار عمل کی تحریک سے دو ضروری فوائد حاصل ہوں گے۔ ایک تو نکما پن دور ہوگا دوسرے غلامی کو قائم رکھنے والی روح کبھی پیدا نہ ہوگی ... جب دنیا میں یہ مادہ پیدا ہو جائے کہ کام کرنا اور نکما نہیں رہنا اور کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھنا، تو اس طرح کوئی طبقہ ایسا نہیں رہے گا جو دنیا میں غلامی چاہتا ہو"
(الفضل ۹ [illegible] ۱۷)

موجودہ ملکی حالات میں جب کہ نئے پاکستان کی تعمیر نو کا چرچا ہے اور پوری قوم دردمندانہ احساس کے ساتھ مادرِ وطن کے زخم مندمل کرنے میں مصروف ہے ہم میں سے ہر شخص کو خواہ وہ کسی طبقہ کا ہو یا بڑا۔ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ وقار عمل کی روح پیدا کر کے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کرنے میں اپنا حق ادا کرنا چاہیئے جماعت احمدیہ کے افراد پر خصوصاً یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ وقار عمل کے لئے نمونہ بنے۔ گفتار میں بھی اور کردار میں بھی

؎ ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر!
(کلام محمود)

تعلیم القرآن کے بارے میں ایک ضروری تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کا پڑھنا اور اس کا سیکھنا اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے از حد ضروری ہے ہمیں چاہیئے کہ اپنی کوشش، اپنی جدوجہد اور جماعت کو کمال تک پہنچائیں اور جو منصوبہ قرآن کریم سیکھنے سکھانے کا جماعت میں جاری کیا گیا ہے اس سے غفلت نہ برتیں"

حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد کی روشنی میں تمام امراء و پریذیڈنٹ صاحبان اپنی جماعتوں میں باقاعدگی سے قرآن مجید کی تعلیم کا انتظام فرما دیں اور کوشش کریں کہ کوئی احمدی فرد ایسا نہ رہے جسے قرآن مجید نہ آتا ہو۔ اس سلسلہ میں

۱۔ جماعت کو ان کی عمر اور استعداد کے مطابق مختلف گروپوں میں تقسیم کیا جائے۔
۲۔ ہر گروپ کو اس کی استعداد کے مطابق قرآن مجید کا ایک حصہ مقرر کر کے اس کی تعلیم دلائی جائے۔
۳۔ جمعہ یا اتوار کو یعنی فراغت کے اوقات کے لئے تدریسی پروگرام بنایا جائے۔
۴۔ ہر ماہ جائزہ لیا جائے کہ احباب مقررہ حصہ (قرآن مجید سادہ یا باترجمہ) پڑھ چکے ہیں۔
۵۔ اپنی کارگزاری کی رپورٹ ہر ماہ دفتر ہذا کو باقاعدگی سے بھجواتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریاں باحسن طریق پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ تعلیم القرآن)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ بھجوائے گئے وقف جدید کے ٹارگٹ کے مطابق اپنی اپنی مجلس کے تمام اطفال سے وقف جدید کے نئے سال کے وعدہ جات حاصل کر کے دفتر مرکزیہ میں ارسال کریں۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

طاقت کی مشہور دوا
زد جام عشق
مقوی اعصاب۔ مقوی اعضائے رئیسہ
قیمت مکمل کورس -/۲۰ روپے
المنار دواخانہ۔ ربوہ

مجرب شافی
دانت اور مسوڑھے
خراب ہوں تو خون۔ پیپ اور جراثیم خوراک کے ساتھ معدہ اور انتڑیوں میں پہنچ کر کئی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ ایٹمی پائیوریا۔ ایٹمی ٹکیریز اور ٹوتھ پوڈر دانتوں کا بہترین علاج ہیں۔
تفصیلی رسالہ مفت طلب کریں۔ فون ۶۰۶
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کیمیکل کمپنی ربوہ

درخواست دعا

مکرمی عبدالرشید صاحب ملک کی اہلیہ صاحبہ کو اپریشن لاہور میں ہوا ہے۔ ان کی مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد مطیع اللہ شاہین دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عطیہ جات برائے دار الاقامۃ النصرۃ ربوہ

(۲)

جماعت احمدیہ	راولپنڈی	۵۰،۵۰ روپے
لجنہ رحمٰن آباد	نواب شاہ	۳۱،۰۰ "
مکرم محمد یوسف ظفر صاحب دفتر خزانہ	ربوہ	۱،۰۰ "
" مرزا لقمان احمد صاحب	ربوہ	۲۰،۰۰ "
" عبد الغفور کڑک صاحب	لاہور	۵۰،۰۰ "
" صوفی رمضان علی صاحب	ربوہ	۳،۰۰ "
" محمد علی خان صاحب	کوئٹہ	۵،۰۰ "
" جماعت احمدیہ	شاہ کوٹ	۱۵،۰۰ "
" جماعت احمدیہ	پشاور	۲۱،۰۰ "
مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ		۱۰،۰۰ "
" سید احمد شاہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید		۵،۰۰ "
" جماعت احمدیہ جڑانوالہ		۲۰،۰۰ "
" بریگیڈیر اقبال شمیم صاحب دار الصدر شمالی	ربوہ	۱۵،۰۰ "
" عبد السلام بھٹی	"	۱۰،۰۰ "
" ڈاکٹر محمد حنیف صاحب	رحمٰن آباد باندھی	۶،۰۰ "
مکرمہ فہمیدہ عطا صاحبہ	ربوہ	۲۰،۰۰ "
" انیسہ صاحبہ بنت عبد المجید بھٹی صاحب	کراچی	۲۵،۰۰ "
" ڈاکٹر مرزا ارشاد علی صاحب	"	۷۰،۰۰ "
" چوہدری امین احمد صاحب	"	۵۰،۰۰ "
" ملک صفدر علی خان صاحب	"	۵،۰۰ "
" چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب	"	۱۰،۰۰ "
" چوہدری بشیر احمد صاحب	"	۱۱،۰۰ "
" سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب	"	۲۰،۰۰ "
" چوہدری نذیر احمد صاحب	"	۶،۰۰ "
" ملک خالق داد خان صاحب	"	۵،۰۰ "
" ملک عبد الباسط صاحب		۱،۰۰ "
" نعیم احمد وسیم صاحب		۲۵،۴ "
" چوہدری عبد المجید صاحب		۲،۰۰ "
" مرزا عبد الرحمٰن صاحب		۴،۰۰ "
"		"
" ملک مبارک احمد صاحب		۵۰،۰۰ "
" انوار رسول شیخ صاحب		۱۵،۰۰ "
مکرمہ فردوس بی بی صاحبہ		۲۰،۰۰ "
" چوہدری ہدایت اللہ صاحب بنرواں چک ۳۵ ج سرگودھا		۱۵،۰۰ "
" شیخ محمد لطیف صاحب مردان	مردان	۴،۰۰ "
جماعت احمدیہ کھاریاں	کھاریاں	۱۷،۰۰ "
جماعت احمدیہ منڈی وار برٹن	منڈی وار برٹن	۷،۵۰ "
مکرمہ اہلیہ صاحبہ عبد الحمید صاحب		۲۶۲،۰۵ "
جماعت احمدیہ دار العلوم غربی	ربوہ	۵۰،۰۰ "
جماعت احمدیہ	کوٹ مومن	۲،۰۰ "
جماعت احمدیہ	مالو کے بھگت	۳۰،۰۰ "
" مستری اللہ دتہ صاحب	کرنڈی	۵،۰۰ "
جماعت احمدیہ	ٹانگڑہ ادیچے	۲۰،۰۰ "
مکرمہ مسز الطاف حسین	شاہدرہ	۵،۰۰ "
" نسیمہ قدیر صاحبہ	مردان	۵،۰۰ "
جماعت احمدیہ	دار الرحمت شرقی ربوہ	۱،۰۰ "

باقی

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر

مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

مورخہ ۲۰ فروری کو یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر حسب معمول امسال بھی مرکز کی ہدایات کے مطابق احمدی جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں جلسے منعقد کئے جن میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کے پس منظر اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ حضرت مصلح موعودؓ کے عظیم الشان کارناموں کا تذکرہ کیا گیا آپ کی سیرت مبارکہ کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا۔ اور اس پیشگوئی کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں جماعت احمدیہ پر عاید ہوتی ہیں ان کا ذکر کر کے افراد جماعت کو انہیں پوری طرح ادا کرنے کی تلقین کی گئی۔ چونکہ بوجہ عدم گنجائش جماعت کے ان جلسوں کی روداد الفضل میں شائع نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے صرف ان مقامات کے نام درج کر دیئے جاتے ہیں۔ جہاں سے جلسے منعقد کرنے کی اطلاعیں موصول ہوئی ہیں:-

احمد نگر نزد ربوہ	اوباڑو ضلع سکھر	ایبٹ آباد
باغبانپورہ لاہور	باندھی شہر (سندھ)	بشیر آباد فارم (سندھ)
بھابڑہ ضلع سرگودھا	بھیرہ	بہاولپور
پتوکی ضلع لاہور	پشاور	پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ
پوہلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ	پیرو چک ضلع سیالکوٹ	تخت ہزارہ ضلع سرگودھا
ٹنڈو غلام علی - سندھ	جھنگ صدر	جیکب آباد - سندھ
چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا	چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور	چک 15/G.B ضلع میانوالی
چک ۵۳ جنوبی	چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا	چک ۳۹۰ ضلع ملتان
چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	چک ۷۰ ایم ایل ضلع میانوالی	چک سکندر ضلع گجرات
چک ۱۲/D.B ضلع میانوالی	چک منگلا	چکوال
چنیوٹ	چونڈہ	حافظ آباد
حویلیاں ضلع ہزارہ	خانپور ضلع جہلم	خانیوال
خوشاب	دنیا پور ضلع ملتان	دوالمیال
ڈسکہ	ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ	ڈیرہ غازی خان
راولپنڈی	رائے پور ضلع سیالکوٹ	رائے ونڈ
روہڑی (سندھ)	سانگھڑ (سندھ)	ساہی وال
سعد اللہ پور ضلع گجرات	سکندر آباد داؤد خیل	سکھر
سماعیلہ ضلع گجرات	سیالکوٹ شہر	شادیوال ضلع گجرات
شور کوٹ شہر	علی پور ضلع مظفر گڑھ	قاضی احمد ضلع نوابشاہ سندھ
قبروال ضلع شیخوپورہ	قمر آباد ضلع نواب شاہ سندھ	کراچی
کرتو ضلع شیخوپورہ	کنری (سندھ)	کھاریاں
کھنڈو ضلع لاڑکانہ (سندھ)	کھوکھر غربی ضلع گجرات	گھٹیالیاں
گجرات	گلوٹیاں ضلع سیالکوٹ	گوٹھ بڈھانی ضلع لاڑکانہ سندھ

گوٹھ مولوی عبد السلام عمر ضلع نوابشاہ۔ گوجرہ۔ لائلپور۔ لاہور۔ لجنہ اماء اللہ بشیر آباد فارم

لجنہ اماء اللہ پیروالہ	لجنہ اماء اللہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پورہ ضلع لائلپور	
لجنہ اماء اللہ سرگودھا شہر	لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر	لجنہ اماء اللہ ملتان
لدھڑ کرم سنگھ ضلع سیالکوٹ	لطیف نگر فارم سندھ	لودھراں۔ لیہ
محمود آباد فارم (سندھ)	مرالہ ضلع گجرات	مردان۔ مسو بادہ (سندھ)
مظفر آباد (آزاد کشمیر)	مظفر گڑھ	ملتان شہر۔ منڈی بہاؤالدین
موکھل ضلع گجرات	میانی ضلع سرگودھا	میرپور خاص (سندھ)
نواب شاہ (سندھ)	نونارے ضلع سیالکوٹ	وہاڑی۔ میانوالی

مستری غلام محمد صاحب مالی پسرور لکھتے ہیں: میں خود بواسیر میں مبتلا تھا
پائلز کیور کیپسول کھا کر دیکھے بہت اکسیر نکلے۔
قیمت مکمل کورس ۱۰/- روپے علاوہ محصول ڈاک ۷۰/-
کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
لاہور - کراچی - ربوہ
ملنے کا پتہ: ڈاکٹر راحت اللہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ فون ۶۰۶
نادم میڈیکل سٹور
کوئٹہ کیور ہیڈ سنٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم مقاصد عظیم قربانی چاہتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ ۱۲ مئی ۱۹۷۲ء میں فرماتے ہیں:-

"ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جماعت احمدیہ ہی اللہ تعالےٰ کی طرف سے قائم کردہ ایک الٰہی سلسلہ ہے جو اس لئے قائم ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ

غلبہ اسلام کی پیشگوئی

پوری ہو۔ غرض احمدیت کی شکل میں ایک مہم جاری کی گئی ہے جس کے ذریعہ اسلام غالب آئے گا اللہ تعالےٰ کی وحدانیت ساری دنیا میں قائم ہوگی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ جو دلوں میں ایک نور اور سرور پیدا کرنے والا بنے گا۔"

(الفضل ۱۸ جون ۱۹۷۲ء)

یہ عظیم مقاصد عظیم قربانی چاہتے ہیں۔ پس دنیا میں اسلام کو غالب کر کے ساری دنیا کو ایک خدا کے آگے جھکانے۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اعلےٰ مقام ظاہر کرنے اور اس طرح دنیا بھر کے دلوں میں ایک نور اور سرور پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کیجئے۔

چندہ عام۔ حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ نیز زکوٰۃ کا بجٹ فوری طور پر ادا فرما دیجئے تاکہ سلسلے کے کام رکنے نہ پائیں۔ اور ان میں اور زیادہ وسعت اور استحکام پیدا ہو۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

عزم اور ہمت سے کچھ بھی مشکل نہیں

"انصار اللہ نے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے مطابق مالی میدان میں اپنے بھائی تنظیم خدام الاحمدیہ سے آگے نکلنا ہے اس ٹارگٹ کے جلد از جلد حصول کا تقاضا ہے کہ حضور انور کا ارشاد ہر لمحہ ہر رکن کے ذہن میں مستحضر رہے اور اس سلسلہ میں دعاؤں کے علاوہ ہر ممکن قدم اٹھائے جانے کے لئے سوچ و بچار ہوتی رہے۔" (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

احباب محتاط رہیں

رانا محمد افضل صاحب کے متعلق کئی مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ احباب ان سے محتاط رہیں۔ یہ اپنا نام بدلتے رہتے ہیں۔ مثلاً رانا محمد علی۔ رانا محمد اکبر وغیرہ۔

رانا فیملی اور جماعت کے بڑے بڑے بزرگوں کا نام لے کر لوگوں پر اعتماد جماتے ہیں اپنی سوسائٹی اونچی بیان کرتے ہیں۔ طرح طرح کے بہانے بنا کر لوگوں سے روپیہ بٹورتے ہیں۔

حلیہ: رنگ سیاہی مائل۔ پیٹ بہت موٹا مگر چست۔ چھوٹی چھوٹی سفید داڑھی۔ بہت باتونی ہیں۔ (ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

اپنی گمشدہ اشیاء لیجئے

۱۔ چند عدد قفل چابیوں کا ایک گچھا ریلوے روڈ کے اس موڑ پر سے جو پرائمری سکول کی طرف جاتا ہے ملا ہے۔

۲۔ مورخہ ۸/۲ کو مسجد مبارک کے قریب سے جو نقدی ملی تھی اور جس کا اعلان انہیں دنوں الفضل میں کرایا گیا تھا اس کا مالک تا حال نہیں ملا۔

براہ مہربانی اپنی اپنی اشیاء نشانی بتا کر وصول کر لیں۔

(بشیر احمد قادیانی۔ محلہ دارالصدر شرقی ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

اسلام آباد ۹ مارچ۔ صدر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک حکم کے ذریعے عبوری آئین میں ترمیم کر دی ہے۔ جس کے تحت مرکز اور صوبوں میں جو وزراء قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے رکن نہیں ہیں اور وہ انتخاب لڑ کر اسمبلیوں کی رکنیت بھی حاصل نہ کر سکے تو وہ ۱۴ اگست ۱۹۷۳ء کو وزیر نہیں رہیں گے۔ صدر نے جو حکم جاری کیا ہے وہ فوری طور پر نافذ ہوگا۔ جس کے ذریعے عبوری آئین کی دفعہ ۱۰۴ اور ۷۹ میں ترمیم کی گئی ہے۔ عبوری آئین کے نفاذ کے بعد اس میں یہ پانچویں ترمیم ہے اس وقت مرکز میں تین ایسے وزیر ہیں جو قومی اسمبلی کے رکن نہیں ہیں۔ ان میں صدارتی امور کے وزیر مسٹر جے اے رحیم، اور قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر حیات محمد خان شیرپاؤ۔ اور وزیر خوراک مسٹر غوث بخش رئیسانی شامل ہیں۔ مسٹر شیرپاؤ اور مسٹر رئیسانی سرحد اور بلوچستان اسمبلی کے رکن ہیں توقع ہے کہ وہ مرکزی کابینہ سے الگ ہونے کے بعد صوبائی کابینہ میں شامل ہو جائیں گے۔

راولپنڈی ۹ مارچ۔ پنجاب کے وزیر اعلےٰ مسٹر معراج خالد نے کہا ہے کہ پنجاب کابینہ میں توسیع کا فیصلہ اصولی طور پر ہو گیا ہے اور جن وزیروں کو شامل کیا جائے گا ان کے نام زیر غور ہیں۔ تا حال یہ فیصلہ نہیں کیا گیا کہ کن لوگوں کو وزیر مقرر کیا جائے گا۔ گورنر پنجاب کی امریکہ سے واپسی پر ہی اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ مسٹر معراج خالد نے لاہور سے یہاں پہنچنے پر ایک ملاقات میں بتایا کہ میرے اور گورنر کے مابین کسی خاتون کو وزیر مقرر کرنے کے سلسلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ ہم اس مسئلہ میں مکمل ہم آہنگی سے کام کر رہے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں وزیر اعلےٰ نے کہا کہ پنجاب کا عوامی میلہ ایک مثالی حیثیت کا حامل ہوگا اس میں بین الاقوامی شہرت کے متعدد فنکار شرکت کریں گے انہوں نے بتایا کہ ان کے علاوہ بیرونی زعماء کی شرکت بھی متوقع ہے۔

اسلام آباد ۹ مارچ۔ کل شام دستور ساز اسمبلی میں آئینی بل پر عام بحث مکمل ہو گئی۔ اس طرح اسمبلی نے بل کی پہلی خواندگی مکمل کر لی۔ بل کی ایک ایک دفعہ پر بحث آج سے شروع ہو رہی ہے وزیر قانون مسٹر حفیظ پیرزادہ اور ایوان کے ڈپٹی لیڈر شیخ رشید نے بل پر عام بحث ختم کی۔ پہلی خواندگی مکمل ہونے کے بعد ایوان میں بل کی ایک ایک دفعہ پر بحث کے لئے قرارداد پیش کی گئی جو اکثریت رائے سے منظور کر لی گئی۔ قرارداد کے بارے میں ارکان کی رائے معلوم کرنے کے لئے کہا گیا کہ جو اس کے حامی ہیں وہ کھڑے ہو جائیں اس پر جمعیت العلمائے اسلام کے ارکان کے سوا تمام رکن کھڑے ہو گئے بعد میں جب یہ کہا گیا جو ارکان اس کے مخالف ہیں کھڑے ہو جائیں تو کوئی رکن کھڑا نہیں ہوا۔

عمان ۹ مارچ۔ جنرل ٹکا خان کی قیادت میں فوجی وفد نے کل عمان میں شاہ حسین اور اردن کے اعلےٰ حکام سے ملاقات کی وفد اردن کے سات روزہ دورے پر کل یہاں پہنچا تھا۔ ہوائی اڈے پر وزیر اعظم احمد اللوزی اور فیلڈ مارشل مجالی نے وفد کا استقبال کیا۔

ڈھاکہ ۹ مارچ۔ بنگلہ دیش کے پہلے عام انتخابات میں حکمران جماعت عوامی لیگ کو تقریباً مکمل اکثریت حاصل ہو گئی ہے۔ اب تک ۲۸۶ نشستوں کے نتائج کا اعلان کیا گیا ہے جن میں سے ۲۸۳ نشستیں عوامی لیگ نے حاصل کی ہیں اور ایک روس نواز نیشنل عوامی پارٹی مظفر گروپ نے دو آزاد امیدواروں نے حاصل کی ہیں۔ ڈھاکہ شہر کے دو حلقوں سے شیخ مجیب واضح اکثریت سے کامیاب ہوئے ہیں۔

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہلکی امراض، خارش
پانی بہنا۔ موتیا بند، ککرے وغیرہ
کے لئے
لاجواب تحفہ
قیمت فی شیشی ۵۰ پیسے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

شفائے اپھارہ

جانوروں کا جان لیوا اپھارہ
چند منٹوں میں غائب کرنیوالی مجرب دوا
اس کا سٹاک ضرور اپنے پاس رکھیں۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے
۲/۶ درجن۔ ۲ درجن یا زائد پر خرچ ڈاک بذمہ ادارہ
۶ درجن ۲۳/- معہ ڈاک خرچ ماہانہ
شاہ ہومیو پیتھک سٹور اینڈ ہسپتال [illegible] ربوہ